وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

اونچی اونچی چوٹیوں پر نور برسا نہیں کیا

ہم وہ ہیں خاک آسمان کو ہم نے چھوڑ دیے ریگزار

پندرہ روزہ

کاکوری اخبار

مدیر منتظم

سعید احمد علوی

چندہ سالانہ

دو روپیہ آٹھ آنہ

جلد ۱۰

کاکوری شنبہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۵ء مطابق ۱۹ رجب المرجب ۱۳۷۴ھ

نمبر ۶

کلام درد

میر نذر علی صاحب درد کاکوروی

اگر ہے زمانہ کو آواز دینا
قیامت کا عالم ہو مژگاں کی صف کو
نہ ہو ناز۔ وقت خرام محبت
یہ کہتا ہے وحشت میں بگڑی بنا لو
سمجھتا ہوں بیکار۔ حاصل نہیں کچھ
جب اپنا نہیں اعتبار اس جنوں کو
جو ہمراز بن جائے اپنا زمانہ
خرام آپ کا۔ زندگی زندگی دے
جو ہے انکسار کر یہ لانا جہاں کو
اگر عہدہ کردار کے تم دھنی ہو
نیا رنگ لانا نیا ساز دینا
ہے لازم نیا تیر انداز دینا
زمانے کو ہے خنجر ساز دینا
بہ دست جنوں ساز کا ساز دینا
پر اٹھنے زمانے کو آواز دینا
بغاوت ہے ہمراز کو راز دینا
تو پھر جوش وحشت کو آواز دینا
تو ہے کار آمد اسے ناز دینا
تو دست طلب کو نیا ساز دینا
تو سازش نہیں غیر کو ساز دینا

تخیل کرے کام سب درد دل کا
اسے قوت حسن پرواز دینا

غزل

اسیر غم بیکس کاکوروی

تماشا ہے ستم اب ختم کر او ظلم گر اپنا
نہ شکوہ تجھ سے کر بیٹھے کہیں زخم جگر اپنا
ثبوت داغ دل کیا دوں ہزاروں داغ ہیں دل میں
جو تو کہہ دے تو میں سینہ دکھا دوں چیر کر اپنا
مسرت کی گھٹا بن کر اٹھو اور مجھ پہ چھا جاؤ
ہجوم غم سے دل گھبرا دیا ہے کس قدر اپنا
لٹے ہوش خرد میرے گری دل پہ جہاں بجلی
وہیں کھنچے سے جاتا ہے پھر ذوق نظر اپنا
ارے او باغباں تجھ کو مبارک ہو تیرا گلشن
بنا لوں گا بیاباں میں کسی جانب میں گھر اپنا!
ملا ساغر پہ ساغر رند و بیکس کو نقطہ اک ہم
تیری محفل میں ساقی رہ گئے منہ دیکھ کر اپنا
خلش دل میں فغاں لب پر ہے بیکس آنکھ میں آنسو
یہی اک مشغلہ ہے رات دن شام و سحر اپنا

غزل

سراج احمد صاحب علوی

کیا امید بزد کے ہوگی کوئی کسی توقع
یہ آنکھات زیست ہے یا انتقام زیست
یہی طریق داد و فا کچھ برا نہیں!
کیا جانئے کہ مانع وعدہ ہے کون سے
نہ انقلاب ٹھہر کہ دونوں ایں سلطنت
ہاں دیکھ آرزو کی یہ حالت جفائے دوست
بہلائے وعدہ کی ہو توقع خیالِ خام!
اہل وطن سے مہر و وفا کی امید کب
صحن چمن میں ہوں میں مگر چمن سے دور!
عین بہار میں ہوں گل دیا سمن سے دور!
وہ بزم غیر میں رہیں میں انجمن کو دور!
میں سر بسر یقین ہوں وہ مگر ظن کو دور!
عیش و طرب میں ہوں اور رنج و محن سے دور!
اک لاش ہو پڑی ہوئی گور و کفن سے دور!
یہاں بھی تو دست میں پیاں شکن کو دور!
خاک ہے خاک میں بھی خاک وطن کو دور!

دے نہ صبح و شام نہ آنسو تھمے مگر
گنج وطن کی سیر کا شوق وطن سے دور!

پاکستانی خریداران نوٹ فرمالیں

آپ حضرات اپنا چندہ حسب ذیل حضرات کے پاس جمع کر دیں اور دفتر کاکوری اخبار کو ایک کارڈ کے ذریعہ مطلع کر دیں تاکہ اخبار بھیجنے میں آسانی ہو۔

کراچی میں، مظفر علی صاحب علوی ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ڈی بی بلاک ہیرالال ولسی ملاجنگ کھوری گارڈن ۔ کراچی

لاہور میں بیگم اظہار علی عباسی چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ۔ لاہور

راولپنڈی میں، زکی علی علوی ۲۹۱۰ گلی نادر ۔ راولپنڈی

چٹاگام میں، مشہود علی علوی معرفت ایم اے علوی لا آفیسر ایسٹ بنگال ریلوے ۔ چٹاگام

اڈیٹر

توجہ کیجیے

جن محبان وطن کے پاس اخبار برابر پہونچ رہا ہے وہ مہربانی فرما کر چندہ روانہ فرما دیں ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ آئندہ پرچہ بذریعہ وی پی روانہ کریں جس کے اخراجات کی ذمہ داری بھی انھیں کو اٹھانی برداشت کرنا ہوگی

خاکسار اڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۱ | کاکوری یوم شنبہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۶

معذرت

یکم مارچ کا پرچہ آپ کی خدمت میں نہ پہونچ پایا جس کی ہمیں ندامت ہے اصلیت یہ تھی کہ ضمنی انتخابات کی چپقلش اور دوا دوش کی مصروفیات نے پرچہ ترتیب دینے تک کی مہلت نہ دی۔ ۲۸ فروری کو ووٹنگ کی تاریخ تھی۔ یکم مارچ کو ووٹ شماری ہوئی۔
نتیجہ کی تفصیل وقت اور جگہ مانگتی ہے۔ ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں اس پر روشنی ڈالیں گے۔

دراصل جس مشکل کو ہم ابھی تک حل نہیں کر پائے ہیں وہ اخبار کا نمبر ہے۔ برابر پے درپے یاددہانی کر رہے ہیں مگر کوئی جواب نہیں مل رہا ہے۔ اخبار بجائے ایک پیسہ کے چار پیسے میں بھیجنا پڑ رہا ہے۔ اور یہ مصارف ہمارے لئے بہت ہیں۔ ممکن ہے کہ ہماری حاضری میں تاخیر ہو اس کے یہ معنے نہیں کہ اخبار کی کشتی منزل سمجھ لی جائے

ہماری ڈاک

ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ یاد آوری کا شکریہ کاکوری اخبار کے چار شمارے نظر سے گذرے آپ کے جذبۂ خدمت سے کون واقف نہیں اللہ تعالیٰ آپ کی اس ہمت و جرأت کو اخلاص بخشے۔ آپ جانتے ہیں میں ادیب ہوں نہ نقاد اسلئے جو کچھ بھی میں لکھوں اس کو مشورہ تصور فرمایئے۔

اگر خلوص کا دعویٰ ہے اگر حقیقتاً صحیح جذبۂ خدمت کے میدان میں قدم رکھا ہے تو یہ سب کچھ سہنا پڑے گا۔ مخالف اعزا ہوں یا احباب ان کی طرف سے یہ حسن سلوک کوئی نئی بات نہیں مگر یاد رکھئے یہ حضرات وہ کبھی نہیں چھین سکتے کہ آپ ان کے مخلص ہیں دنیا کہتی ہے کہنے دیجئے پروا نہ کیجئے اچھا کام خود اپنی جزا ہے اور انسان کا یہ احساس کہ وہ اپنا فرض ادا کر رہا ہے یقیناً اس کی جنت ہے۔

ایڈیٹر صاحب اگر زندگی میں یہ تلخیاں نہ ہوں تو دنیا رہنے کی جگہ نہ رہے آپ جیسے کو تیسا جواب دیں گے تو آپ میں اور ان میں فرق کیا باقی رہے گا لوہے کا جواب لوہا جرنلسٹ کا اصول نہیں ہونا چاہئے

ش ـــــ

محترم۔ شکریہ۔
صد امکانی ضبط کے باوجود کرب و تکلیف میں آہ نکل جانا بشریت کا تقاضا ہے ورنہ ـــ

بات سہنا آگئی اور ضبط کرنا آگیا
شکر ہے اللہ کا اب صبر کرنا آگیا

پیغام۔ کاکوری اخبار ملا کتنی مسرت ہوئی یہ بیان سے باہر ہے۔ عرصہ سے برادران وطن خصوصاً پاکستان میں اسکی ضرورت کو محسوس کیا جا رہا تھا۔

مدیر اخبار قابل داد ہیں کہ انھوں نے بہت اہم ذمہ داری کو اپنے سر اٹھا لیا بعض شماروں میں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ بعض لوگ در پردہ مخالفت بھی کر رہے ہیں ان لوگوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے جتنا آپ نے تحریر کیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ایسا ہوتا آیا ہے۔ لیکن جب ان کو اسی اخبار سے تفریح اور دماغی تعلیم مل گئی تو مجھے یقین ہے کہ ان کے دماغ بھی ایک نہ ایک دن راہ راست پر آجائیں گے۔ خدا آپ کو آپ کے ارادوں میں خاطر خواہ کامیابی دے۔

نثار احمد علوی

عبد القدیر از اندور

مجھے کاکوری اخبار کا صرف ایک پرچہ ملا دیکھ کر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے تھوڑی دیر کے لئے میں کاکوری اسٹیشن سے گذر رہا ہوں کسی ملنے والے سے حالات وطن دریافت کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس پرچے کو ترقی عطا فرمائے اور آپ کو مستحکم ارادوں میں میری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ آپ کو اس کی طاقت دے کہ آپ اس بار عظیم کو نہایت حسن و خوبی سے برداشت کر سکیں

آمین ـــــ

مکرمی

تسلیم۔
آج کاکوری اخبار کا پانچواں نمبر موصول ہوا ہے۔ اخبار ہاتھ میں آتے ہی ان جملوں پر نظر پڑی "وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب" پورے اخبار کا عمیق نظروں سے مطالعہ کیا تاہم ایک جملہ کیا ایک لفظ بھی ایسا دکھا جس پر وطن کی کسی قسم کی اصلاح یا ترقی کا انحصار ہوتا۔ میں کہنا چاہتی ہوں کہ خانگی خبروں سے جو کاکوری اخبار میں اب تک شائع ہوتی رہی ہیں تو برادر وطن کا کیا نفع ہے ـــ

ہاں وطن کے ان لوگوں کو جو دیگر مقامات میں مقیم ہیں صرف اتنا فائدہ ضرور پہونچتا ہے کہ وطن کی خبریں موصول ہو جاتی ہیں۔

اگر آپ یہ الفاظ (وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب) نہ لکھتے تو میرے دماغ میں یہ خیالات پیدا نہیں ہو سکتے تھے لیکن آپ نے ان الفاظ کو لکھ کر مجھے یہ چند سطریں لکھنے پر مجبور کیا ـــ غالباً آپ نے ان الفاظ کی معنویت پر اب تک غور نہیں فرمایا ہے لہٰذا میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ یا تو آپ کاکوری اخبار سے ان جملوں کو نکال دیجئے یا پھر اس قالب پر لانے کی کوشش کیجئے جس سے وطن کی ترقی اور اصلاح ہو سکے۔ پورے اخبار میں معمولی معمولی سی خانگی خبریں شائع کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا اور نہ ان سے کسی قسم کی وطن کی اصلاح یا ترقی ممکن ہے ـــ کاکوری اخبار کے متعلق جو دعائیہ خطوط آپ کو موصول ہوتے رہتے ہیں وہ اس کی مقبولیت کا ثبوت پیش نہیں کرتے۔ میں مندرجہ بالا سطور میں تحریر کر چکی ہوں کہ صرف وہی لوگ اس اخبار کے قدرداں ہو سکتے ہیں جو وطن سے باہر ہیں۔ فقط

آر۔ علوی ادیب کامل

محترمہ صاحبہ
آپ کاکوری اخبار کو شاید غلط فہمی سے ادبی رسالہ۔ موسمی یا شاذی طرز کا سمجھ بیٹھی ہیں۔ خبروں کے صفحات اس کا جز لاینفک ہیں۔ وطن سے باہر والوں سے اخبار کی ضرورت پوچھنے کی تکلیف گوارا کیجئے۔

ایڈیٹر

اے ایس علویہ ادیب کامل

پورا مراسلہ پڑھنے کے بعد بھی ہم یہ نہ سمجھ پائے کہ آپ کا ما فی الضمیر کیا ہے۔ باوجودیکہ ادب میں کامل ہونے کے عبارت میں کوئی ربط نہیں۔ اضافات لفظی کا بے تکا استعمال کیا گیا ہے۔ تعمیر کی طرف بڑھیئے تخریب کو چھوڑیئے۔
افسانہ یا غزل ہم ہر وقت چھاپنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ معیار کے اندر ہوں۔

ایڈیٹر

نقد و نظر جیب جنتری ۱۹۵۵ء جدید (اردو) مصنفہ حکیم مصطفیٰ خاں
ملنے کا پتہ منیجر دوا خانہ حکیم مصطفیٰ خاں
کاکوری ضلع لکھنؤ

یہ جنتری حکیم صاحب عوام کی فلاح و بہبود کے لئے مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ ایک پوسٹ کارڈ لکھنے پر جنتری حاصل کی جا سکتی ہے۔ یوں تو بہت چھوٹی سی جنتری ہے لیکن طبی پند و نصائح اور معلومات سے ترتیب دی گئی ہے ہر قسم کی تقویم بھی ہوتی ہے اور سال بھر کے کلینڈر کے ساتھ ہی تعطیلات اور بزرگوں کے اعراس کا نقشہ بھی دیا ہوا ہے ہمارے اعتبار سے یہ جنتری اچھی ہے۔

دعوت عام

آپ حضرات سے گذارش ہے کہ جامع مسجد کاکوری میں ہر دوشنبہ کو بعد نماز مغرب ترجمہ کلام اللہ شریف بیان کیا جاتا ہے اس سلسلہ کو جاری ہوئے کئی ہفتہ ہو چکے ہیں اور مستقل طریقے سے بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب فوراً شروع ہو جاتا ہے۔
آپ لوگ تشریف لا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

الداعی
جوہر کاکوروی

علی یاور کاکوروی پبلشر نے تنویر پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم گنج کاکوری سے شائع کیا

وطن سے دور

ایک نالۂ بے وطن کی یہ بات ہے جو ایک نغمۂ بے چمن کی یہ بات ہے

میرا عنوان وطن سے دور شاید وطن والوں کو کچھ عجیب سا معلوم ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ کسی چیز کی قدر جب ہی ہوتی ہے جب وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جائے اسی طرح حب وطن کا صحیح احساس بھی انھیں لوگوں کو ہو سکتا ہے جو کہ وطن سے ہزاروں میل دور دنیا کی تفکرات سے ایک لمحہ بھی اگر نکل کر وطن اور اس کی دلچسپیوں کو کبھی سوچ سکیں۔

یوں تو ایک پرندے کو بھی اپنے نشیمن سے اس قدر محبت ہوتی ہے کہ وہ دن بھر کی سیر اور دانے کی تلاش میں پھرتا ہے مگر جہاں شام ہوئی خواہ وہ کتنی ہی دور اپنے نشیمن کو ہو بسیرا کرنے کے لئے اپنے گھونسلے میں ضرور آجاتا ہے لیکن ہم ایسے بے بس اور بے پر ہیں کہ برسوں گذر جاتے ہیں اور وطن کی شکل دیکھنا نصیب نہیں ہوتی۔

وطن کی محبت کا جذبہ بھی ایک خداداد چیز ہے وہ اس طرح کہ ایک شخص جو کہ دیہات میں پیدا ہوا اور زندگی کا بڑا حصہ دیہات میں گذرا مگر کسی شہر میں چلا جائے جہاں کہ ہر طرح کی دلچسپیاں موجود ہوں جو اس کے دل کو کسی وقت بھی ملول نہ ہونے دیں لیکن کسی وقت بھی اگر وہ اپنی دیہاتی زندگی سوچیگا تو شہری ساری دلچسپیاں دیہاتی سادگی اور دلبستگی کے مقابلہ میں ہیچ نظر آئیں گی اسی لئے اس حب الوطنی کے جذبہ کو خداداد کہنا بالکل درست ہوگا۔

میں اپنے اصل مقصد سے کچھ دور ہٹا جا رہا ہوں۔ ہاں تو میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ اب سے ۵ سال قبل جبکہ مجھے حالات ناسازگار ہونے کی وجہ سے اپنے عزیز وطن کو ایک غیر معلوم مدت کے لئے چھوڑنا پڑا اس وقت مجھے یہ احساس ضرور تھا لیکن اب کیا آنا ہو مگر یہ احساس اتنا گہرا نہ تھا کیونکہ دوسری طرف ایک نئی زندگی اور نئی نئی جگہوں کو دیکھنے کا شوق بھی تھا جو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ نتیجہ نئی زندگی اور نئی نئی جگہوں کو دیکھنے کے شوق کی فتح ہوئی میرا عزیز وطن مجھ سے چھوٹ گیا۔ اب نئی زندگی تھی اور اس کی نئی نئی مصیبتیں۔ خیر خدا کا شکر ہے کہ ان کے مقابلہ میں بھی بغیر کسی دنیاوی مدد کے کامیابی ہوئی اور اب نئی نئی جگہوں کو دیکھنے کا دور شروع ہوا۔ جہاں کہیں اور جب بھی کوئی چیز یا کوئی بات وطن سے ملتی جلتی ملی ضرور اس کا اثر ہوتا اور اکثر رلا بھی دیتا۔ اسی طرح یہ وقت گذرتا رہا مگر میں وطن جانے کی کوشش سے غافل نہ رہا۔ ۵ سال کے عرصہ دراز کے بعد وطن جانا نصیب ہوا۔ ابھی ایک ہفتہ جانے میں باقی تھا۔ دن کا جاگنا اور رات کا سونا دونوں مشکل تھے ہر وقت وطن کے در و دیوار کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجانا اعزا کا یاد آنا۔ غرضکہ دل یہی چاہتا تھا کہ کس طرح پر لگ جائیں اور اڑ کر وطن پہونچ جائیں۔ خیر خدا خدا کرکے وہ وقت بھی آیا اور وطن کے در و دیوار دیکھنا نصیب ہوئے۔ دیکھ کر جتنا دل خوش ہوا وہ اظہار کا محتاج نہیں۔ گو کہ ویرانیت اور پژمردگی ہر جگہ اور ہر چہرے پر نظر آئی۔ مگر پھر بھی وہ اپنی چیز اور اپنے وطن والے تھے دیکھکر اور مل کر دل خوش ہو گیا۔

یہاں پر اچھی سے اچھی چیز اور اچھے سے اچھے لوگ نظر آتے ہیں مگر جن سے مل کر وہ حقیقی خوشی نصیب ہوئی اور نہ ہی وطن بار بار یاد کیا جاتا ہے۔ خیر تو پندرہ یوم قیام رہا جو اس طرح گذر گئے کہ جیسے بجلی کی چمک یا پانی کی لہر آئی اور بس غائب اور پھر وہ تکلیف دہ وقت آ پہونچا جس کو چھوڑ کر اسی دنیا کی طرف سفر کرنا پڑا۔ جس میں رہتے ہوئے بھی اسے اپنا وطن نہیں کہہ سکتے۔

جتنا رنج اور افسوس اس ۱۵ روزہ قیام کے بعد وطن کے چھوڑتے ہوئے ہوا اتنا کہ ۵ سال وطن میں گذارنے کے بعد جب پہلی مرتبہ وطن کو چھوڑا تھا اس وقت بھی نہیں ہوا تھا اور جس کی وجہ بھی میری سمجھ میں آگئی وہ یہ کہ اس وقت وطن چھوڑنے کی کوئی اہمیت میرے دل میں نہیں تھی۔

لیکن یہ صحیح ہے کہ وطن کی قدر وطن سے دور رہ کر ہوتی ہے۔

میرے وطنی بھائیو۔ تم خوش قسمت ہو کہ جس حال میں بھی ہو وطن میں ہو۔ ہم پردیسیوں کی دعائیں تمھارے ساتھ ہیں ہر وقت دعا گو ہیں کہ اللہ ہمارے عزیز وطن کو شاد و آباد دیکھے۔ ایک پردیسی۔ عادل [illegible]

حالات وطن

موسم — بہار رخ بدل رہی ہے شوراتری کے بعد سے پچھوا تیزی کے ساتھ چل رہی ہے۔ گرمیوں کی رات معلوم ہونے لگی ہے۔ داخل فصلین کی وجہ سے موسمی امراض زور پکڑ رہے ہیں۔ چیچک ابھی اپنا سکہ جمائے ہے۔

صادق حسن صاحب علوی کی دو بچیوں کے چیچک نکلی ہوئی ہے اگرچہ دانے شدید تھے مگر خدا نے اپنا فضل کیا۔ پھر بھی ابھی مرض میں ہیں۔ بچیاں بحمد اللہ بشاش ہیں۔

عبدالرحمن شاہ مرحوم کی چھوٹی بچی سکینہ بھی چیچک میں مبتلا ہے خدا کا شکر ہے کہ دانے زیادہ شدید نہیں ہیں۔

ہائیر سکنڈری اسکول کاکوری کی انتظامیہ کمیٹی کا جلسہ زیر صدارت پنڈت رام آسرے صاحب ایڈوکیٹ ۵ فروری کو ۲ بجے منعقد ہوا۔ ممبران انتظامیہ کمیٹی کو بتائی گئی کہ کاکوری ایجوکیشنل سوسائٹی کا رجسٹریشن ہو گیا ہے۔ اسی ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر انتظام اسکول قائم ہو رہا ہے۔

سالانہ جلسہ — کاکوری کوآپریٹیو یونین کے ڈائرکٹران کا جلسہ یونین کی عمارت میں ہوا۔ اس جلسہ میں ڈائرکٹران کا انتخاب ہوا۔ محمد کامل خاں صاحب اور سید احمد علوی کا انتخاب دوبارہ عمل میں آیا۔ اس موقع پر جملہ کوآپریٹیو سوسائٹیوں کے نمائندے موجود تھے۔

شیوراتری کا تہوار اچھے پیمانہ پر منایا گیا بڑے مہادیو جی میں ایک میلہ سا لگا رہا۔ دن بھر اچھی خاصی چہل پہل رہی۔ کیشو دیو سنگل صاحب [illegible] رحمان کھیڑا کے یہاں رات بھر کیرتن ہوتا رہا جس میں ہر طبقہ کے لوگوں نے کافی تعداد میں شرکت کی۔

زنانہ پارک (لکھنؤ) ۱۰ فروری کو بیگم حبیب اللہ صاحب صدر انجمن تعلیم گاہ نسواں لکھنؤ کے زیر انتظام ایک مینا بازار لگایا گیا۔ عورتوں اور لڑکیوں نے ہر قسم کی دکانوں کے اسٹال لگائے تھے۔ تعلیم گاہ نسواں کی طالبات اور استانیوں نے کافی دلچسپی لی۔ سورج غروب ہونے کے بعد بازار ختم ہوا۔

راجہ مہاراو [illegible] رئیس [illegible] یاتری [illegible] گنگا پرشاد سنگھ [illegible] ۲ فروری کی شام کو [illegible] فرودگاہ کاکوری ہوئے راجہ صاحب کے دوست کپتان ڈاکٹر رن پرتاب سنگھ صاحب [illegible] بغرض ملاقات تشریف لائے۔ دو گھنٹہ تک قیام رہا۔ روشن [illegible] کی طرف سے ایک پرتکلف چائے پارٹی دی گئی۔ راجہ صاحب رات کو ۱۰ بجے لکھنؤ کے لئے روانہ ہو گئے۔

مقدمہ — معتبر ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مقدمہ سرکار بنام عبدالخالق صاحب دفعہ ۳۰۹ چل رہا تھا۔ ۱۵ فروری کو مجسٹریٹ نے ۵۰ روپیہ جرمانہ کر دیا۔

ولی عہد — رکب کرکٹ ٹورنامنٹ کا میچ ولی عہد سٹیشن محل کلب لکھنؤ اور ملیح آباد کلب دہلی کے درمیان ہوا۔ ملیح آباد کی ٹیم پہلی اننگ میں ۵۵ رن بنا کر آؤٹ ہو گئی اور سٹیشن محل نے کھیلنا شروع کیا اور ۱۰۱ رن بنائے۔ ملیح آباد کی ٹیم نے دوسری اننگ میں ۹۲ رن بنائے۔ عسکری نے ملیح آباد کی پہلی اننگ میں گیند نہیں پھینکا تھا۔ دوسری اننگ میں گیند پھینکے کا تماشہ دلچسپ رہا۔ ۱۵ اوور میں ۱۵ رن دے کر ۶ وکٹ لئے اس طرح ملیح آباد کی ٹیم ایک اننگ سے ہار گئی۔

کچا راستہ — لکھنؤ اور کاکوری کا کچا راستہ عوام نے رضاکارانہ محنت کے ذریعہ ۱۰ فروری کو تعمیر کیا۔ اس موقع پر اعلیٰ افسران بھی موجود رہے ۵ بجے شام کو شری چندربھان گپتا وزیر اعلیٰ حکومت یو پی نے اس راستہ کا افتتاح کیا اور موضع [illegible] میں ایک انتخابی جلسہ کو خطاب کیا۔ اس کے بعد قاضی احمد علی صاحب عباسی نے ایک پرتکلف پارٹی دی۔ سید احمد علوی نے شری گپتا کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد وطن کی تکالیف اور [illegible] کا تذکرہ کرتے ہوئے کچھ مطالبات پیش کئے جن کو گپتا جی نے انتہائی توجہ سے سنا یہ محفل ۹ بجے کے قریب ختم ہوئی۔

ولادت — مولوی یونس حسن صاحب علوی کے یہاں بچہ تولد ہوا ہے۔ خدا مبارک کرے۔

(۲) ۱۳ فروری کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ انیس احمد صاحب عباسی کی چھوٹی بہن ذکیہ خاتون کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ زچہ بچہ بخیریت ہیں۔

(۳) یہ خبر انتہائی مسرت و انبساط کے ساتھ سنی جائے گی کہ ہمارے اسپتال کے تجربہ کار کمپونڈر سید عبدالوحید صاحب کے یہاں ۲۶ فروری کو لڑکی تولد ہوئی۔

خاں بہادر ڈاکٹر وسیم معراج جو
علالتیں صاحب ہاشمی جاگیردار کے بیٹے بلیٹے بنڈی (دریچہ) میں زخم پڑ گئے تھے اب مندمل ہو گئے ہیں اور کروٹ لینے میں بھی زیادہ تکلیف نہیں ہوتی ہے ابھی ڈاکٹری علاج جاری ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے بڑے صاحبزادے و معہ اہل خانہ کے آج کل آپ کو دیکھنے آئے ہوئے ہیں۔

(۳) مولوی عزیز الدین صاحب علوی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ابھی موصوف کی طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہوئی ہے لکھنؤ مولوی گنج میں قیام ہے۔

اہلیہ مصطفےٰ حیدر کی علالت

۱۰ فروری کو یکایک طبیعت خراب ہو گئی قلبی دورہ آنا شروع ہوا دل کی رفتار بھی ۱۵۰ ضربات پر پہنچ گئی۔ فوراً مقامی ڈاکٹر کو بلایا گیا اس حالت سے ڈاکٹر صاحب بھی پریشان ہو گئے۔ بارہ گھنٹے انتہائی غفلت سے گذرے۔ رفتہ رفتہ نبض اپنی اصلی حالت پر آئیں۔ نقاہت زیادہ ہو گئی ہے درد سر ضرور کم ہے ابھی طبیعت صاف نہیں ہوتی ہے باری تعالےٰ صحت کامل عنایت فرمائے۔

بعد کی خبر ہے۔ خدا کا شکر ہے اب طبیعت رو بصحت ہے

کاپی پریس جا رہی تھی کہ اطلاع ملی کہ خدا بسلسلہ بیرسٹر مصطفےٰ حیدر صاحب کے چھوٹے والے چیچک کے دکھائی دیئے۔

(۳) محمد کامل خاں صاحب کی طبیعت بالکل اچھی نہیں ہوتی ہے دانتوں کی تکلیف باقی ہے۔ بلرام پور اسپتال لکھنؤ میں دانتوں میں سوراخ کر کے دوا بھری جا رہی ہے

(۴) مرزا حکیم شکور بیگ صاحب کی طبیعت بالکل اچھی نہیں ہے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے انجکشن برابر لگ رہے ہیں—

(۵) والدہ غلام سبحانی خاں صاحب (ملتان محلہ) کے کینسر ہو گیا ہے تکلیف بہت زیادہ ہے۔ پہلے ڈاکٹر ڈیوس کا علاج ہو رہا تھا لیکن اب سرجری کا علاج ہو رہا ہے

(۶) لالہ مصری لال صاحب کی طبیعت اس طرف عرصے سے برابر خراب رہتی ہے ڈاکٹر فریدی کا علاج ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف برابر انجکشن تجویز کر رہے ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔

(۷) [illegible] الدین صاحب علوی [illegible]

رو پ جاتی، اس طرف علیل ہو گئی تھیں نرلہ بگڑ بھی تھا جس نے بہت پریشان کیا۔ ابھی تک سکون نہیں ہوا ہے

(۸) بیوہ ڈاکٹر محمد اصغر مرحوم کو یکایک قلبی شکایت اور بخار آنا شروع ہو گیا ضعیفی کی وجہ سے مریضہ اتنے ہی میں صاحب فراش ہو گئیں اب بخار اتر گیا ہے۔

(۹) مصلح الدین صاحب امیر کاکوروی کے صاحبزادہ حسن سلمہٗ کو چیچک نکل آئی تھی لیکن اب بفضلہ اچھا ہے

(۱۰) غلام حسین صاحب حیدری کی ہمشیرہ قیم سلمہا ابھی تک میعادی بخار میں مبتلا ہے ایک ہفتہ تک بخار ۱۰۴ رہا۔ رسول سرجن لکھنؤ نے خون کی جانچ کی اور رسول سرجن ہی کے مشورے سے برابر علاج ہو رہا ہے۔ معالج ڈاکٹر عظیم صاحب ہیں۔

(۱۱) قمر جہاں سلمہا دختر چودھری حسین صاحب بیرسٹر راگڈھ جی ہلوال رجو مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ایم۔ ایس سی فائنل کی طالبہ ہیں۔ سائنس لیبوریٹری میں "جین زین" تیار کر رہی تھیں کہ گیس پلانٹ پھٹ جانے سے جل گئیں۔ لکھنؤ خبر ہونے پر ہمارانی صاحبہ آف رسول پور اپنے ساتھ لے آئی تھیں اور لکھنؤ ہی میں زیر علاج رہیں۔ فروری کے تیسرے ہفتہ میں واپس علی گڈھ گئیں

معاودت واپسی چودھری مشیر احمد صدیقی محمد عسکری صاحب جائسی اور محمد مجتبیٰ صاحب علوی کراچی تشریف لے گئے

شادیاں بابو انکار سنگھ صاحب ایڈوکیٹ ہردوئی کی دختر اوشا کماری بی۔ اے کا عقد چودھری ہانگ سرن صاحب ایڈوکیٹ شیخ پور کے ساتھ گیارہ منڈی لکھنؤ میں ہوا۔ بارات ۲۷ فروری کو شیخ پور سے لکھنؤ پہونچی جس میں تقریباً ۲۰۰ آدمی شریک تھے اور ۲۸ فروری کو رخصتی عمل میں آئی

(۲) بابو بلیشورناتھ سنگھ صاحب برگدیہ مقیم حال بہرائچ کے دو بیٹیوں بابو کملیشور سنگھ اور بابو سولیشو سنگھ کی شادیاں بالترتیب ۷ فروری اور ۱۰ فروری کو آٹھ گانی ورچے باد رنگیش گنج لکھنؤ، اور شری رام کشور سنگھ لکھنؤ کی بیٹیوں کے ساتھ ہوئیں۔ بارات بہرائچ سے ۶ فروری کو لکھنؤ پہونچی اور بالترتیب ۷ فروری کو ایٹ ہوم اور ۸ فروری کو دو بارات کو رہا گئی جس میں لکھنؤ کا معزز طبقہ شامل تھا

(۳) لالہ کیشو داس صاحب گپتا ڈکٹر بازار کے بیٹے کی شادی سیٹھ دوارکا پرشاد و ساکن محلہ سعادت گنج لکھنؤ کی صاحبزادی کے ساتھ ۱۲ فروری کو ہوئی۔ ۱۵ فروری کو بارات گئی تھی اور ۱۶ فروری کی شام کو واپسی ہوئی۔ بارات میں کافی مجمع ہونا بتایا جاتا ہے۔

پاکستانی ڈاک

(۱) لائل پور کی ایک اطلاع ہے کہ خالدہ عاقو عزیز دختران سراج احمد علوی کے منگے سے گر پڑنے کی وجہ سے چوٹ آگئی تھی اب روبصحت ہیں۔ خالدہ اس سال ایف۔ اے فائنل کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں۔

(۲) شہاب الدین تقاکرانی آج کل کراچی اپنے صاحبزادہ صباح الدین کی شادی میں شرکت کے سلسلہ میں آئے ہوئے ہیں۔

(۳) محمد آصف علوی انجینئر محمدی سٹیم شپ کمپنی آج کل کراچی میں ہیں، چند دن میں جہاز لے کر روانہ ہوں گے۔

(۴) کمال احمد عباسی اپنا جہاز لے کر لندن تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کا یہ دورہ ایک تربیتی کورس کے سلسلہ میں ہو رہا ہے۔

(۵) محمد کاشف علوی کے ہاتھ کی انگلیوں میں جو چوٹ آگئی تھی وہ ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی ہے انگلیاں سیدھی نہیں ہو سکیں علاج جاری ہے۔ اب الٹرا وائلٹ ریز سے علاج ہوگا۔

(۶) سرجن لفٹنٹ شمیمہ بانو کرمانیہ کے تقرر کی خوشی میں ان کی والدہ کی طرف سے بمکان جناب کی نذر چودھری شہاب احمد صاحب ایک محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں اعزہ و احباب اور دیگر احباب کی شرکت ہوئی۔

(۷) شہناز دختر آصف علوی کے چیچک نکل آئی تھی اب ٹھیک ہے والے درمیانی درجہ کے تھے

(۸) انجم دبیر بیٹیرز احمد علوی کے بھی چیچک نکل آئی تھی دانے درمیانی درجہ کے تھے اب ٹھیک ہیں۔

(۹) ڈاکٹر فواطمہ مدولی گردے کے مرض کے سبب سخت علیل ہیں۔ جناح اسپتال میں داخل ہیں۔

(۱۰) صہبا بنت محمد آصف علوی کی مجھلی صاحبزادی کے چیچک نکل آئی تھی۔ دانہ بڑا تھا بحمد اللہ اچھا ہے۔

(۱۱) حالب بیٹیرہ بو سرکاری کام سے جنگ گئے ہوئے تھے ۹ فروری کو اپنے مستقر پر واپس پہنچ گئے۔ بیوی کی علالت پر جعفر کی بچی میں دھن آئے ہوئے ہیں۔

(۱۲) محمد آصف علی بوند بذریعہ ہوائی جہاز مشرقی پاکستان گئے تھے، ایک ہفتہ ڈھاکہ و چٹاگانگ قیام کے بعد ۸ فروری کو کراچی واپس پہنچ گئے۔ ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف ۱۰ مارچ تک سرکاری کام سے دہلی آرہے ہیں۔

ہفتہ میں چار ڈاکے اس ہفتہ میں حلقہ پولیس کاکوری میں چار ڈاکے پڑے۔

(۱) جملا پور میں ایک گڑھی کے یہاں پڑا جس میں دو آدمی شدید طور پر زخمی ہوئے۔

(۲) اینٹ گاؤں میں پڑا جس میں بھی کئی آدمی زخمی ہوئے۔

(۳) ڈاکہ بہوہ الا گیا باغ میں پڑا جس میں پانچ اشخاص گولیوں سے زخمی اسپتال کاکوری لائے گئے جہاں مرہم پٹی ہوئی اور گولیوں کو نکالا گیا جو محفوظ ہیں۔

(۴) ڈاکہ موضع جیٹھ میں پڑا جس میں بھی لوگ زخمی ہوئے۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔

ملکی دوستوں نے شوقینوں کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ اتحاد الاحباب کلب کے ایک ہزار سے زیادہ ممبر ہو چکے ہیں آپ بھی آج ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر کل معلومات حاصل کریں اور ممبر بن کر فائدہ اٹھائیں۔
اتحاد الاحباب کلب کاکوری [illegible]